سوال

(98) بغیر ضرورت کچھ دنوں کےلیے میت کے منہ کو ننگا رکھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بغیر ضرورت کے ایک یا دو یا تین یا اس سے بھی زیادہ دنوں تک میت کے منہ کو ننگا رکھنے کے بارے میں کیا حکم ہے تاکہ دور و نزدیک کے سب لوگ اس کا دیدار کر سکیں؟ فوت شدہ، مرد ہو یا عورت، کے چہرہ کو روزانہ دیکھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ کیا منہ کو ننگا رکھنا اسلامی تعلیمات کے منافی تو نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اولا: سنت یہ ہے کہ انسان جب فوت ہو جائے تو چہرے سمیت اس کے سارے جسم کو ڈھانپ دیا جائے چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

(ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین توفی سجی ببرد حبرة) (صحیح البخاري' اللباس' باب البرود والحبر والشملة' ح: 5814 وصحیح مسلم' الجنائز' باب تسجیة المیت' ح: 942 ومسند احمد: 89/6' 153)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وفات فرما گئے تو آپ کے جسد اطہر کو ایک (یمنی) چادر سے ڈھانپ دیا گیا۔''

صحابہ کرام میں بھی یہی امر معروف تھا اور یہ عہد نبوی کے عمل ہی کا تسلسل تھا، امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں کہ ''اس پر پوری امت کا اجماع ہے کہ میت ک ڈھانپ دیا جائے اور اس میں حکمت یہ ہے کہ میت کی حفاظت کی جائے اور اس کی صورت میں اگر کوئی تبدیلی رونما ہو تو اسے آنکھوں سے اوجھل رکھا جائے اور میت کا جن کپڑوں میں انتقال ہوا ہو انہیں اتارنے کے بعد اسے ڈھانپا جائے تاکہ اس کپڑوں کی وجہ سے اس کے جسم میں کوئی تبدیلی نہ آئے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ مذکورہ سوال میں ایک یا ایک سے زیادہ ایام تک میت کا چہرہ کھلا رکھنے کے بارے میں جو پوچھا گیا ہے تاکہ لوگ اس کا دیدار کر سکیں، تو یہ اسلامی طریقے اور مسلمانوں کے اجماع کے خلاف ہے۔ اگر میت کے گھر والے تجہیز و تدفین میں تاخیر کیے بغیر اس کا چہرہ کھلا رکھ کر دیکھنا چاہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

(لما قتل ابی جعلت اکشف الثوب عن اجہہ ابکی وینہونی عنہ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ینہانی) (صحیح البخاري' الجنائز' باب الدخول علی امیت بعد الموت اخ' ح: 1244 وصحیح مسلم' فضائل الصحابة' باب من فضائل عبداللہ بن عمرو بن حرام اخ' ح: 2471)

''جب میرے والد شہید ہوگئے تو میں ان کے چہرے سے کپڑے کو ہٹاتا اور روتا تھا، لوگ مجھے اس سے منع کرتے تھے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس سے منع نہیں فرماتے تھے۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے :

(رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل عثمان بن مظعون وہو میت حتی رایت الدموع تسیل) (سنن ابی داود' الجنائز' باب فی تقبیل المیت' ح: 3163)

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حضرت عثمان بن مظعون کو بوسہ دے رہے تھے جب کہ وہ فوت ہوچکے تھے اور میں نے آپ کے آنسو بہتے ہوئے بھی دیکھے۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے تو وہ سیدھے وہاں تشریف لے آئے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی میت پاک دھاری دار (یمنی) چادر سے ڈھانپ کر رکھی ہوئی تھی، انہوں نے چہرہ اقدس سے کپڑا ہٹایا اور جھک کر بوسہ دیا اور پھر رونے لگے اور فرمایا :

(بابی انت وامی یا نبی اللہ' لا یجمع اللہ علیک موتتین) (صحیح البخاري' الجنائز' باب الدخول علی المیت بعد الموت اذا ادرج فی اکفانہ' ح: 1241' 1242)

''اے اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر نثار ہوں اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہیں فرمائے گا۔''

ثانیا : جب یقین ہوجائے کہ موت واقع ہوچکی ہے تو پھر سنت یہ ہے کہ تجہیز میں جلدی کی جائے، کیونکہ اس طرح میت میں کوئی تبدیلی بھی رونما ہوگی کہ لوگ اس سے نفرت کریں۔ سنن ابی داود میں روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(انی لااری طلحۃ الا قد حدث فیہ الموت' فاذنونی بہ و عجلوا' فانہ لا ینبغی لجیفۃ مسلم ان تحبس بین ظہرانی اہلہ) (سنن ابی داود' الجنائز' باب تعجیل الجنازۃ الخ' ح: 3159)

''میں دیکھ رہا ہوں کہ طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ پر موت طاری ہوچکی ہے، لہذا جب وہ وفات پا جائیں تو مجھے اس کی اطلاع کر دینا اور ان کی تیاری میں جلدی کرنا، کیونکہ مسلمان کی میت کو اس کے گھر والوں کے پاس زیادہ دیر تک نہیں رکھنا چاہیے۔''

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اذا مات احدکم فلا تحبسوہ واسرعوا بہ الی قبرہ) (المعجم الکبیر للطبرانی: 444/12' ح: 13613)

''جب تم میں سے کوئی فوت ہوجائے تو پھر اسے زیادہ دیر تک نہ روکو بلکہ اسے جلد اس کی قبر میں پہنچا دو۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اسرعوا بالجنازۃ' فان تک صالحۃ' فخیر تقدمونہا الیہ' وان تک سوي ذلک' فشر تضعونہ عن رقابکم) (صحیح البخاري' الجنائز' باب السرعۃ بالجنازۃ' ح: 1315 و صحیح مسلم' الجنائز' باب الاسراع بالجنازۃ' ح: 944)

''جنازے میں جلدی کرو! اس لیے کہ اگر میت نیک ہے تو تم اسے خیر و بھلائی کی طرف لے جاتے ہو اور اگر وہ نیک نہیں ہے تو برائی کو جلد اپنے کندھوں سے اتار پھینکتے ہو۔''

اس حدیث میں یہ بھی تلقین کی گئی ہے کہ تجہیز و تدفین میں جلدی نہیں کرنی چاہیے تاکہ میت کو جلد خیر و بھلائی کی طرف لے جایا جائے یا جلد اس سے چھٹکارا حاصل کر لیا جائے، وہاں اس قدر انتظار جائز ہے کہ وہ لوگ جمع ہوجائیں جو جنازہ پڑھیں، اسے الوداع کریں اور اس کے لیے مغفرت و رحمت کی دعا کریں، بشرطیکہ انتظار کی وجہ سے تاخیر نہ ہو۔ اس سے معلوم

ہوا کہ بلا ضرورت ایک یا ایک سے زیادہ دنوں تک میت کے دفن میں تاخیر کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف ہے لہذا ان لوگوں کو نصیحت کرنی چاہیے جو تجہیز وتدفین میں تاخیر کرتے اور لوگوں کے دیدار کےلیے میت کے منہ کو کھلا رکھتے ہیں اور انہیں بتانا چاہیے کہ ان مسائل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کا طریقہ کیا ہے ؟ ہو سکتا ہے کہ اس طرح سمجھانے سے اللہ تعالیٰ انہیں سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرما دے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الجنائز : ج 2 صفحہ 94

محدث فتویٰ